بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکبر سے احتراز

تکبر ...... اللہ تعالیٰ بچائے ...... ایک خوفناک، ذلیل اور ناپاک مرض ہے ...... یہ انسان کو دنیا و آخرت میں رسوا کرنے والا ہے ...... تکبر کا معنی یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو دوسروں سے بالاتر مخلوق تصور کرنے لگتا ہے۔ ایک عجیب و غریب ہوا اس کے دماغ میں بھر جاتی ہے اور وہ اس میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ پھولا نہیں سماتا ...... یاد رکھئے تکبر بد خلقی کا دوسرا نام ہے ...... یہ وہ مسموم ہوا ہے کہ جس آدمی کے اندر پیدا ہو جائے وہ دنیا جہان کو اپنے سامنے گھٹیا اور ذلیل سمجھنے لگتا ہے۔ (نسخہ کیمیا: صفحہ ۷۸۵)

تکبر کی حقیقت سمجھنے کے لئے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک حدیث مکمل رہنمائی فرماتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک صاحب نے عرض کیا آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال (وخوبصورتی) کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو یہ ہے کہ اکڑ کی وجہ سے حق بات کو نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے لگے ......

(مسلم)

معلوم ہوا تکبر کا تعلق انسان کے اندر سے ہے ...... باہر سے نہیں ...... لیکن اندر کا

اثر باہر بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے ...... اور جب یہ اثر ظاہر ہونے لگتا ہے تو تباہی آپ آ پہنچتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص بہت اعلیٰ لباس پہن کر خود پسندی کے عالم میں سر میں کنگھا کر کے متکبرانہ چال چل رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت کے دن تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

دونوں احادیث پر غور کیا جائے تو تکبر کے معنی ...... نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اسی سے باقی تمام بداخلاقیاں جنم لیتی ہیں اور آدمی حسنِ اخلاق سے یکسر محروم ہو جاتا ہے کہ جو شخص اپنی خواجگی، بڑائی اور خودنمائی وخود بینی سے مغلوب ہو چکا ہے، اسے جو چیز اپنے لئے پسند ہو وہ صرف اپنے ہی لئے پسند ہوتی ہے، دوسرے مسلمانوں کو وہ اس کا حقدار ہی نہیں سمجھتا اور یہ ایمان کی شرط اولین ہی کے خلاف ہے ...... نہ ہی ایسا شخص کسی کے ساتھ عاجزی سے پیش آسکتا ہے اور یہ متقیوں کی عادت کے خلاف ہے، ایسے شخص کے لئے کینہ، حسد اور قہر وغضب پر قابو پانا محال ہوتا ہے۔ اس کی زبان غیبت سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتی ...... اس کا دل میل، کدورت اور غبار سے بھرا رہتا ہے اور کبھی ان سے خالی نہیں رہتا اور اگر اس کی تعظیم میں کسی سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو اس کا دل اس سے کبھی صاف نہیں ہوتا اور وہ میل دل پر جمی رہتی ہے ...... اور تکبر کا کم سے کم اظہار اس کی طرف سے یوں ہوتا ہے کہ دن بھر خود پرستی میں سرشار اپنی بڑائی کی باتوں میں سرمست اور اپنی بڑائی کے دعوؤں میں مبتلا رہتا ہے، مکر وفریب، جھوٹ، منافقت سے اسے فرصت ہی نہیں ملتی، کیونکہ اسے اپنے آپ کو دوسروں سے بالاتر رکھنے کی بے قراری کا خاتمہ ہو تو ان سے فرصت بھی ملے اور حقیقت

یہ ہے کہ آدمی اسلام کی بو اس وقت تک ہرگز نہیں سونگھ سکتا جب تک اپنے آپ کو فراموش نہ کر دے بلکہ دنیا کی راحت بھی صحیح معنوں میں اس خود فراموشی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ اگر تجھے جنت کی خوشبوسونگھنے کا اشتیاق ہے تو اپنے آپ کو تمام لوگوں سے کم درجہ تصور کر کے اس کے بغیر اس خوشبو کا گزر تجھ تک نہیں ہوسکتا۔ (نسخہ کیمیا: صفحہ ۴۸۶)

تکبر کی سب سے پہلی اور بڑی نشانی یہ ہے کہ انسان نصیحت کو بہت بُرا جانتا ہے اور اسے ماننے سے انکار کر دیتا ہے چنانچہ متکبر آدمی کو اگر اس کی کوئی غلطی بتائی جائے تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اسے اپنی توہین سمجھتا ہے اور اپنی غلطی پر پہلے سے زیادہ پکا ہو جاتا ہے جیسا کہ اس حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دائیں ہاتھ سے کھا ہی نہ سکے...... اسے سوائے تکبر کے کسی چیز نے منع نہیں کیا ...... پھر وہ شخص کبھی اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ لے جا سکا۔ (مسلم)

ایسے بہت سارے واقعات ہیں...... مگر ہمیں دوسروں کے واقعات سے کیا...... اصل تو اس بات کی فکر ہے کہ کہیں یہ خوفناک موذی مرض ہمارے دل کو ناپاک نہ کر چکا ہو...... اپنے آپ کو دیکھنا چاہیے کہ جب کوئی ہمیں ...... کوئی بات سمجھاتا ہے ...... اور ہماری غلطی بتاتا ہے تو اس وقت اپنا کیا حال ہوتا ہے ...... کونسی کیفیت طاری ہوتی ہے ...... خوشی یا غم؟ ...... برداشت یا غصہ ...... شکر یا نفرت ...... دل میں اگر ایمان ہو تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ ...... غصہ اور نفرت نہ ہو ...... بلکہ ...... شکریہ ادا کیا جائے کہ مجھے غلطی سے بچا لیا ...... جہنم اور ذلت کے سبب سے بچا لیا ...... لیکن اگر غصہ آتا ہے اور غلطی

چھوڑنے کی بجائے ......ضد اور ہٹ دھرمی پیدا ہوتی ہے تو یہ بہت بڑا خطرہ ہے ...... بہت بڑا ...... یا اللہ ہم سب کی تکبر سے حفاظت فرما ...... دیکھئے تکبر کے بارے میں کتنی سخت وعیدیں آئی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ:

عزت میرا اپہناوا اور بڑائی (کبریائی) میری چادر ہے۔ جو ان میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھ سے جھگڑے گا تو میں اسے عذاب دوں گا۔ (مسلم)

ایک اور روایت میں ''قصمتہ'' کے الفاظ آئے ہیں کہ جو شخص میری بڑائی کی چادر کو لینے کی کوشش کرے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا......۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تمہیں جہنم والوں کے بارے میں نہ بتاؤ؟ (یعنی وہ لوگ نہ بتاؤں جو جہنم میں جائیں گے) تمام سرکش، بخیل اور متکبر لوگ ...... (اہل جہنم ہیں)۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت اور جہنم میں بحث ہوئی تو جہنم نے کہا میرے اندر تو بڑے جابر اور متکبر لوگ آئیں گے۔ جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم فرماؤں گا اور اے جہنم تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعے سے عذاب دوں گا جسے چاہوں گا ......اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرمائے گا اس شخص پر

جو اپنے تہبند کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹے گا۔ (بخاری)

یعنی ایسے آدمی پر نظر رحمت نہیں فرمائی جائے گی جو تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند یا اپنی شلوار ٹخنوں کے نیچے لٹکا تا پھرتا ہے......۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ تکبر، مال غنیمت میں خیانت اور قرضہ سے بری ہو گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ (اے لوگو!) تواضع اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... صدقے سے مال کم نہیں ہوتا ......معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اسے ضرور بلندی عطاء فرمائی۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے اعلیٰ علیین میں شامل فرما لیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ گرا دیتے ہیں یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر لیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے اور ہمارے ساتھ

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ راستے میں پانی آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹنی پر تھے۔ آپ اس سے نیچے اترے۔ آپ نے اپنے جوتے اتار کر کندھے پر ڈالے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پانی میں اتر گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ امیر المومنین! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے اچھے نہیں لگتا کہ شہر کے لوگ آپ کو اس حالت میں دیکھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آہ! اے ابوعبیدہ! آپ کے علاوہ کوئی اور یہ بات کرتا تو میں اسے اُمّتِ محمدیہ کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتا۔ ہم تو ذلیل لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ سے عزت بخشی۔ پس جب بھی ہم اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت ڈھونڈیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل کر دے گا......۔ (حاکم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اپنے مسلمان بھائی پر بڑائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گرا دیتا ہے۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جبل مروہ پر ملاقات ہوئی۔ دونوں حضرات نے گفتگو فرمائی۔ پھر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں بیٹھ کر رونے لگے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا اے عبدالرحمٰن کس بات نے آپ کو رلایا ہے؟ فرمانے لگے یہ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ (بس یہی بات مجھے خوف سے رلا رہی ہے)۔ (احمد)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار بازار سے گزرے تو آپ نے لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھا رکھا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے غنی فرمایا ہے پھر آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں تکبر کو دور کر رہا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔ (الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

متکبر لوگوں کا حشر قیامت کے دن اس حال میں ہوگا کہ وہ چیونٹیوں کی طرح ہوں گے انسانوں کی شکل میں ...... ذلت انہیں ہر طرف سے ڈھانپے ہوئے ہوگی وہ جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' ہوگا انہیں آگوں کی آگ ابالے گی اور انہیں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پلائی جائے گی (جس کا نام ہوگا) طینۃ الخبال (زہریلا، گندا کیچڑ)۔ (ترمذی)

یعنی دنیا میں تکبر کرنے والا آپ کو جو سمجھتا ہے سمجھتا رہے، آخرت میں اس کے لئے سوائے ذلت، پستی، قید خانے، آگ اور پیپ کے کچھ نہیں ہے...... وہ چیونٹیوں کی طرح لوگوں کے قدموں میں روندے جا رہے ہوں گے۔ ان پر نارالانیار...... آگوں کی آگ مسلط ہوگی جس سے جہنم کی آگ پناہ مانگتی ہے ان کے لئے الگ قید خانہ ہوگا جس کا نام ''بولس'' ہے اور ان کی غذا کا نام طینۃ الخبال ہے گلا سڑا، بدبودار، اور زہریلا کیچڑ...... یا اللہ آپ کی پناہ...... یا اللہ آپ کی پناہ......۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بالکل واضح اعلان فرما دیا ہے کہ آخرت کا گھر...... ان لوگوں کے لئے ہے جو تکبر اور اکڑ میں مبتلا نہیں ہیں......۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي

الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ (القصص: ۸۳)

ترجمہ: ''وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو زمین پر (اپنی ذاتی) بڑائی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور اچھا انجام تو متقیوں کا ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وجد آفرین کلام ملاحظہ فرمائیے۔

''یعنی قارون کی دولت کو نادانوں نے کہا کہ اس کی بڑی قسمت ہے۔ بڑی قسمت یہ نہیں آخرت کا ملنا بڑی قسمت ہے، سو وہ ان کے لئے ہے جو اللہ کے ملک میں شرارت کرنا اور بگاڑ ڈالنا نہیں چاہتے اور اس فکر میں نہیں رہتے کہ اپنی ذات کو سب سے اونچا رکھیں ...... بلکہ تواضع وانکسار اور پرہیزگاری کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کی کوشش بجائے اپنی ذات کو اونچا رکھنے کے یہ ہوتی ہے کہ اپنے دین کو اونچا رکھیں، حق کا بول بالا کریں اور اپنی قوم مسلم کو ابھارنے اور سربلند کرنے میں پوری ہمت صرف کر ڈالیں ...... وہ دنیا کے حریص نہیں ہوتے ...... آخرت کے عاشق ہوتے ہیں ...... دنیا خود ان کے قدم لیتی ہے ...... اب سوچ لو کہ دنیا کا مطلوب کیا دنیا کے طالب سے اچھا نہیں ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ لو وہ سب سے زیادہ تارک الدنیا تھے مگر متروک الدنیا نہ تھے۔ بہرحال مومن کا مقصد اصلی آخرت ہے۔ دنیا کا جو حصہ اس مقصد کا ذریعہ بنے وہ ہی مبارک ہے ورنہ ہیچ۔'' (تفسیر عثمانی: صفحہ ۵۲۶)

تکبر کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث بہت زیادہ ہیں ...... اُمّتِ مسلمہ کے حکماء عارفین نے تکبر کے اسباب وعلاج پر مفصل کتابیں لکھی ہیں اور کئی اللہ والوں نے اسے اُم الامراض قرار دیا ہے یعنی تمام روحانی بیماریوں کی جڑ ...... اور اصل ...... اور تمام روحانی بیماریوں کا منبع ...... حضرات علماء کرام نے ان نعمتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جن کی وجہ سے تکبر پیدا ہو جاتا ہے ...... مثلاً علم ...... زہد اور عبادت ......

خاندان حسب ونسب اور قبیلہ...... مال و دولت کی فراوانی...... حسن و جمال...... عہدہ اور منصب...... جسمانی قوت...... اس بات کا وہم کہ میں کئی لوگوں کا (نعوذ باللہ) رازق ہوں......۔

اس لئے......تکبر ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ...... ہر نعمت اور ہر عبادت کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھے اور کسی نعمت کو اپنا ذاتی کمال نہ سمجھے......اسی طرح تکبر کے علاج کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ......اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچانے، بس جس دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہوگی، اس میں اپنی بڑائی کا خیال نہیں آئے گا......اسی طرح تکبر کے علاج کے لئے بے حد ضروری ہے کہ اپنی اصل اور حقیقت کو پہچانے۔ قرآنِ پاک میں بار بار بتایا گیا ہے کہ انسان ایک حقیر و ذلیل قطرے سے بنا ہے......قرآنِ پاک نے یہ بات بطور ڈاکٹری یا سائنس کے نہیں فرمائی بلکہ انسان کو اپنی حقیقت سمجھانے کے لئے بتائی ہے......تکبر کی ہوا سے پھولے ہوئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہاری ابتداء ایک حقیر قطرہ سے ہے اور مرنے کے بعد تم مردار کہلاتے ہو اور گل سڑ جاتے ہو اور زندگی کے ایام میں ڈھیروں غلاظت اٹھائے پھرتے ہو۔ پھر کیوں اکڑتے ہو کس بات پر اتراتے ہو......اسی طرح تکبر کے علاج کے لئے ضروری ہے کہ دل لگا کر توجہ کے ساتھ نماز کا اہتمام کیا جائے اور متواضعین کی صحبت اختیار کی جائے اور ہر عمل کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر کا معمول بنایا جائے۔ دورہ تربیت کے کئی اجزاء تکبر کا علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس موذی مرض سے نجات عطا فرمائے اور مرتے دم تک اس سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (ماخوذ از سات دن روشنی کے جزیرے پر)

آمِیۡن یَا رَبَّ العالمین

از قلم مولانا محمد مسعود اظہر صاحب